INQUILAB 3-1-2013 PG NO.3

Inquilab 3/1/13

ممبئی فساد: ۲۰؍سال بعد بھی انصاف کا انتظار

سینٹ زیویئرس کالج میں منعقدہ پروگرام بعنوان 'بامبے ۹۲-۱۹۹۳ء جسٹس فار ماس کرائم' میں مقررین کا اظہار خیال، کمیونل وائلنس بل لانے اور سری کرشنا کمیشن کی سفارشات کے نفاذ کا مطالبہ

سعید احمد خان

سی ایس ٹی: ۱۹۹۲-۹۳ء کے فسادات کے روح فرسا مناظر بڑے پیمانے پر قتل وغارت گری اور املاک کی تباہی کے مناظر کو ۲۰؍برس بعد ایک بار پھر یاد کیا گیا اور متاثرین کو انصاف دینے کے لئے آواز بلند کی گئی۔ سینٹ زیویئرس کالج اور سب رنگ نام کی تنظیم کے اشتراک سے سینٹ زیویئرس کالج میں منعقدہ بعنوان 'بامبے ۱۹۹۲-۹۳ء جسٹس فار ماس کرائم' (اجتماعی جرائم کے لئے انصاف) میں متاثرین، سماجی خدمت گاروں اور قانونی ماہرین نے اظہار خیال کیا اور انسداد فرقہ وارانہ فساد بل جلد از جلد پاس کرنے کا مطالبہ کیا گیا جس کی رو سے فرقہ وارانہ فسادات میں انتظامیہ کو جواب دہ بنایا جا سکے۔ اس کے علاوہ سری کرشنا کمیشن کی سفارشات کے نفاذ کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

سابق آئی اے ایس افسر ہرش وردھن نے کہا کہ "پہلے فسادات ہوتے تھے اب منظم انداز میں وائلنس کیا جاتا ہے۔ اگر ۱۹۸۴ء کے دہلی فرقہ وارانہ فسادات کے ملزمین کو سزا دی گئی ہوتی تو شاید ہم ممبئی کے فرقہ وارانہ فسادات سے بچ سکتے تھے اور اگر ممبئی کے فرقہ وارانہ فسادات کے مجرمین کو سزا دی گئی ہوتی تو شاید گجرات قتل عام کو روکا جا سکتا تھا۔ ایسے پروگراموں کے ذریعہ ہم اس مشکل دور کو یاد کرتے ہیں جو ایک طبقے کے لئے انتہائی مشکل ترین دور تھا اور اب تک اسے حل نہیں کیا گیا ہے۔"

انہوں نے یہ بھی کہا کہ "اگر پولیس اور انتظامیہ چاہ لے تو کوئی وجہ نہیں فسادات پر فوراً قابو نہ پالیا جائے لیکن ایسا ہوتا نہیں ہے اسی لئے انسداد فرقہ وارانہ فساد بل ضروری ہے تاکہ انتظامیہ کو جواب دہ بنایا جا سکے۔"

'بامبے ۱۹۹۲-۹۳ء جسٹس فار ماس کرائم' ورکشاپ میں ہرش وردھن اظہار خیال کرتے ہوئے۔ (تصویر: انقلاب)

معروف سماجی خدمت گار ٹیسٹا سیتلواد نے کہا کہ "گجرات میں ہمیں حصول انصاف کی کوششوں میں کسی حد تک کامیابی ملی ہے لیکن ابھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے۔ اس طرح کی عوامی میٹنگوں اور تبادلۂ خیال سے اپنی خامیاں وخوبیاں اور انصاف کی لڑائی کو مزید کس طرح سے مضبوطی اور باہمی اتحاد سے لڑا جائے، اسے سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔"

انہوں نے سری کرشنا کمیشن کی سفارشات کے نفاذ کے تعلق سے کہا کہ "حکومت نے بار بار اس کے نفاذ کا وعدہ کیا لیکن عملی اقدام کے بجائے اسے ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا۔"

جسٹس ہوسبیٹ سریش نے کہا کہ "اجتماعی جرائم کا جب اقلیتوں کے خلاف ارتکاب کیا جائے تو انصاف کے لئے اکثریتی طبقے کا آواز بلند کرنا فرض ہے۔ جہاں تک ممبئی فسادات کی بات ہے تو یہاں سرکاری مشینری بری طرح سے ناکام ہو گئی تھی جبکہ گجرات میں سرکاری مشینری نے مودی کی سرپرستی میں مسلمانوں کا قتل عام کیا، یہی وجہ ہے کہ میں اکثر یہ بات کہتا ہوں کہ گجرات میں فساد نہیں بلکہ قتل عام ہوا تھا۔"

معروف قانون داں ایڈوکیٹ یوسف حاتم مچھالہ نے سلیمان عثمان بیکری اور ہری مسجد فائرنگ کے حوالہ سے فسادات کی تفصیلات بیان کیں۔ ان کا کہنا تھا کہ "کیا ہمارے یہاں انتہائی سڑا ہوا نظام ہے؟ جہاں بے گناہوں کو قتل کر دیا جاتا ہے، بیکری میں یومیہ مزدوری کرنے والوں کو پولیس گولی مار دیتی ہے اور مسجد جہاں عبادت کی جاتی ہے پولیس اندھا دھند فائرنگ کر کے کئی لوگوں کو موت کی نیند سلا دیتی ہے اور اس سے زیادہ حیران کن بات یہ کہ سری کرشنا کمیشن نے جن پولیس والوں کو اور جن فسادیوں کی نشاندہی کی، انہیں قصوروار ٹھہرایا، انہیں سزا کے بجائے کھلی چھوٹ دے دی جاتی ہے۔"

ڈاکٹر اصغر علی انجینئر نے کہا کہ "انسداد فرقہ وارانہ فسادات بل لانا از حد ضروری ہے۔" راہل بوس نے کہا کہ "اقلیتوں پر جو کچھ ہوا وہ ملک پر ایک طرح کا قرض ہے جسے چکانا ہوگا کیونکہ جو کچھ ہوا تھا اسے کسی بھی طرح جائز نہیں کہا جا سکتا اور متاثرین کو انصاف ملنا ہی چاہئے۔" مینا مینن (دی ہندو)، کرشن پرکاش (جوائنٹ پولیس کمشنر) مرکز المعارف کے ڈائریکٹر مولانا برہان الدین قاسمی اور فاروق ماپکر نے بھی اپنی باتیں رکھیں اور دیگر مسلم تنظیموں کی جانب سے اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ 'انسداد فرقہ وارانہ فساد بل' کے لئے اس تعلق سے کام کرنے والی دیگر تنظیموں کے اشتراک سے باقاعدہ تحریک شروع کی جائے گی۔